ناقابل فراموش عظمتیں

شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم ڈیروی
مدرس اعلیٰ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

احقر کی حضرت استاذی محسنی ومربی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رح سے پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں متنبی اور مختصر المعانی کا طالب علم تھا اسی سال دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ کی غرض سے حاضر خدمت ہوا۔ حضرت کو اوّل وہلہ میں دیکھا تو مفتون ہوگیا، ان سے پہلی ہی ملاقات میں تواضع، عاجزی، مسکنت، خدمت اور شفقت کے اوصاف نمایاں ہوکر سامنے آئے اس وقت دارالعلوم میں شرکاء کی تعداد ۱۲۰ تھی جو اس زمانے کے اعتبار سے کثیر تعداد تھی، طلبہ کے لئے حضرت کے گھر میں کھانا پکا کرتا تھا۔ جب دال پکتی تو حضرت طلبہ سے فرماتے یہ دال خالص علم ہے اس کا اکرام کرو اللہ پاک خالص علم کی دولت دے گا۔ یہ میرے ابتدائے شعور کا زمانہ تھا اتنا یاد ہے کہ اس دور میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری میرے والد صاحب حضرت مولانا قاضی محمد یوسف صاحب بھی دارالعلوم حقانیہ تشریف لایا کرتے تھے۔ والدگرامی جب دارالعلوم تشریف لائے تو بے حد متاثر تھے۔

صبر وتحمل کا مظہر اتم

زمانۂ طالب علمی کا ایک واقعہ یاد آتا ہے کہ ہم طلبہ کی ایک جماعت شہر کی کسی مسجد میں قیام پذیر تھی روٹی کم ہوجایا کرتی تھی طلبہ نے فیصلہ کیا کہ حضرتؒ سے کھانے کے اضافہ کا مطالبہ کریں گے ایک شخص کو امیر بنایا اور ہم لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگئے حضرت دارالعلوم کے اوّلین ارکان حضرت حاجی محمد یوسفؒ وغیرہ کے ساتھ اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے کچھ پشاور کے مہمان بھی تھے۔ ہمارے امیر نے جو حضرتؒ سے روٹی کے اجراء کے سلسلہ میں باتیں کیں وہ باتیں نازیبا اور ناشائستہ تھیں مگر حضرت شیخ الحدیثؒ بڑے صبر وتحمل سے سنتے رہے اس طالب علم نے یہاں تک کہا کہ تم ممبرانِ مدرسہ، مدرسہ کی رقم کھاتے ہو اور مستحق طلبہ کے ساتھ کوئی مدد نہیں کرتے ہو، پھر کہا۔ اگر ہمارا مزید کھانا جاری نہ ہوا تو ہم مدرسہ چھوڑ کر دوسرے مدرسہ میں چلے جائیں گے۔ میں خود ذاتی طور پر بے حد نادم اور شرمندہ تھا کہ یہ کیا ہورہا ہے۔ اے کاش! میں زمین میں گڑ جاتا مگر یہ منظر نہ دیکھتا ——— حضرت کی آنکھیں سرخ ہوگئیں مگر صبر وتحمل اور بردباری کا ایسا مظاہرہ کیا کہ منہ سے بات تک نہ کی۔

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کا مظہر اتم بنے بیٹھے تھے آخر پر اتنا فرمایا۔

عزیز بچو! وہ دوسرا مدرسہ بھی تو ہمارا اپنا مدرسہ ہے اگر وہاں جانا ہے اور آپ کی تعلیمی ترقی ہوتی ہے تو اس سے ہمیں مسرت ہوگی۔ جب ہم اٹھنے لگے تو آپ نے حضرت ناظم مولانا سلطان محمود مرحوم سے فرمایا کہ اِن کے لئے لنگر سے کھانا جاری کردو۔

جلسہ بھی ہوا اور فساد بھی نہ رہا

میرے دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث کے سال طلبہ نے تربیتی انجمن قائم کی تھی۔ سرحد کے بعض اضلاع کے سادات کا اس انجمن کی صدارت پر اختلاف ہوگیا ہم ۸ مقررین تھے جنہوں نے تقریریں کرنی تھیں مگر صدارت پر اتفاق نہیں ہورہا تھا۔ بات گالم گلوچ، دھینگا مشتی سے بڑھ کر پستولوں تک جاپہنچی۔ دونوں فریق حضرت شیخ الحدیث رح کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے نصیحت فرمائی شفقتوں سے نوازا اور بڑے مستحسن طریقہ سے مسئلہ حل کردیا ارشاد فرمایا جلسہ ضرور ہو، تقریریں ہوں مگر صدارت کا نام نہ لیں اور بغیر صدارت کے بھی تو جلسہ ہوسکتا۔ حضرت کے اس فیصلہ سے ٹھنڈک پڑگئی جلسہ ہوا اور فساد رفع ہو

دارالعلوم حقانیہ میں تدریس اور حضرت کی شفقتیں

پشاور میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس تھا اکابر علماء اور مرکزی قائدین آئے ہوئے تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رح بھی تشریف فرما تھے اس موقع پر حضرت نے مجھے ارشاد فرمایا کہ آئندہ سال جس مدرسہ میں جانا ہو تو مجھے ضرور مطلع کرنا ——— رمضان شریف کا مہینہ آیا تو اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث رح نے اپنا آدمی میرے گھر بھیجا اور خط بھی دیا کہ دارالعلوم حقانیہ میں آجاؤ میں یہاں کے علمی ماحول اور تدریسی عظمت کی تاب نہ رکھتا تھا یہاں کے نحومیر کے طلبہ اور دیگر مدارس کے دورۂ حدیث کے طلبہ ایک برابر نہیں ہوسکتے۔ خط کی وجہ سے ششش وپنج میں رہا۔

چند روز بعد حاضرِ خدمت ہوا مدرس ہونے کا تو تصور بھی نہ تھا کہ اپنے اندر اس کی اہلیت نہ تھی۔ جب حضرت سے ملاقات ہوئی آپ نے تدریس کا فرمایا میں نے انکار کر دیا مگر حضرت کا اصرار تھا ناظم مولانا سلطان محمود بھی اصرار کر رہے تھے۔

بالآخر مجھے ہتھیار ڈالنے پڑے اور حضرت کے حکم سے مدرسی خدمت قبول کر لی۔ اور آج یہ سب اسی کی برکات ہیں۔

کرامت

احقر کی بچی خالدہ چھوٹی تھی اور اس وقت حفظ القرآن کر رہی تھیں۔ گاہے گاہے دعا کے لئے حضرت کی خدمت میں لے جایا کرتا تو حضرت قرآن سنتے ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے اور گاہے گاہے انعام سے بھی نوازتے۔

ان ہی دعاؤں کی برکت ہے کہ آج بحمد للہ اس بچی سے تدریس اور حفظ القرآن کی اشاعت کا کام اللہ پاک لے رہے ہیں۔ باقاعدہ اکوڑہ میں مدرسۃ البنات قائم ہو چکا ہے اور بچیاں ابتدائی دینی تعلیم و تربیت سمیت حفظ القرآن کی دولت سے مالامال ہو رہی ہیں۔

اکابر علماء دیوبند سے عشق و محبت

میری طرح ہمارا سارا خاندان حضرت کا معتقد اور عاشق زار ہے۔ میرے بھائی فضل حلیم کی اولاد ہوئی تو انہوں نے اپنے تمام بچوں کے نام حضرت کے صاحبزادہ کے نام پر رکھے سمیع الحق، انوار الحق، اظہار الحق میرے چھوٹے بھائی کی اولاد ہوئی تو وہ حضرت کی خدمت میں نام رکھوانے کے لئے حاضر ہوتے، حضرت نے ان کے تمام بچوں کے نام اکابر علماء دیوبند کے نام پر رکھے ہیں۔

محمود الحسن، احمد حسن، رشید الحسن، ولی حسن وغیرہ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؒ کو اپنے اکابر علماء دیوبند سے کس قدر عقیدت اور محبت تھی۔

زندگی میں ایسے لوگ کم بلکہ کالعدم دیکھے ہیں

دارالعلوم کے انتظامی اور اجتماعی امور میں کچھ لوگوں نے حضرتؒ کو مجھ سے بدگمان کر دیا تھا۔ اور پھر بعد میں پتہ چلا کہ رائی کو پہاڑ اور ذرہ کو ڈھیر بنا کر پیش کیا گیا تھا۔ ان رپوٹوں کا تقاضا تھا کہ حضرت مجھ پر سلام تو کجا! میرے سلام کا جواب بھی نہ دیتے۔ بلکہ حضرت کی جگہ کوئی اور ہوتا تو مجھے ایک روز کے لئے بھی دارالعلوم میں مزید قیام کی اجازت نہ دیتا۔ مگر حضرت نے طویل عرصہ تک کبھی یہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا کہ وہ مجھ سے ناراض ہیں یا انہیں میرے سے کچھ شکایت ہے۔ وہی خندہ جبین، وہی شفقتیں، وہی عنایتیں ــــ تاہم میں نے بین السطور بہت کچھ سمجھ لیا تھا مگر حضرت اپنی طرف سے حتی الوسع ایسی کسی بات کا اظہار نہیں ہونے دیتے تھے۔ جو ان کی کبیدہ خاطری کو ظاہر کر دے بعد میں جب عزیز القدر مولانا عبد القیوم حقانی آئے اور صورت حال سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے تمام صورتِ حال کا جائزہ لے کر اصل حقائق سے حضرت کو آگاہ کیا، میری تمام تر واقعاتی صورتِ حال انہیں بتادی، تو حضرت نے مجھے بلایا، شفقتوں سے نوازا اور اس طرح جن بنیادوں پر سوءِ ظن قائم کرانے کی کوششیں کی گئی تھیں وہ رفع ہوئیں میں حضرت کی اس عظمت تسامح اور کمال حلم پر آج بھی جب تصور کر لیتا ہوں تو سراپا حیرت بن جاتا ہوں کہ زندگی میں ایسے لوگ کم بلکہ کالعدم دیکھے ہیں

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۳۸)

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

ترتیب

مولانا عبد القیوم حقانی

رفیق مؤتمر المصنفین، واستاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جناب "مدیر الحق" مولانا سمیع الحق کے سوالنامہ کے جواب میں مشائخ، مشاہیر علماء، ممتاز سکالرز، دانشوروں اور قومی و ملی زعماء کے علمی و مطالعاتی تاثرات اور مشاہدات پر مبنی وقیع مضامین کا مجموعہ،

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم
مولانا شمس الحق افغانیؒ
شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود فریدؒ
مولانا ظفر احمد عثمانیؒ
مولانا اطہر علی بنگلہ دیشی
قاضی زین العابدین میرٹھی
مولانا محمد اسماعیل جان مہاجر
مولانا سمیع الحق مدظلہ
مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
مولانا قاضی عبد الکریم کلاچوی
پروفیسر محمد اشرف ستارہ
مولانا لطافت الرحمن
مولانا محمد اسحاق سندیلی
مولانا عبد القدوس ہاشمی
علامہ مولانا مارتوگمٹ
ڈاکٹر محمد صغیر حسن
ڈاکٹر حمید اللہ پیرس
ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ

مؤتمر المصنفین

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، سرحد (پاکستان)